روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۶۵ | اتوار-۲۲ جمادی الثانی -۱۴۱۵ھ، ۲۷-نبوت ۱۳۷۳ ہش، ۲۷-نومبر ۱۹۹۴ء

اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے

یاد رکھو خدا تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ فرمایا ہے (-) اخیار اور ابرار کا نام ابد الآباد تک زندہ رہتا ہے۔ گزشتہ زمانے کے بادشاہوں یہاں تک کہ قیصر و کسریٰ کا کوئی نام بھی نہیں لیتا' برخلاف اس کے خدا تعالیٰ کے راستبازوں اور برگزیدوں کی دنیا مداح ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے وعید معلق ہوتے ہیں جو دعا اور صدقات سے بدل جاتے ہیں۔ اس کی بے انتہا نظیریں موجود ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان کی فطرت میں مصیبت اور بلا کے وقت دعا اور صدقات کی طرف رجوع کرنے کا جوش ہی نہ ہوتا۔

جس قدر راستباز اور نبی دنیا میں آئے ہیں خواہ وہ کسی ملک اور قوم میں آئے ہوں مگر یہ بات ان سب کی تعلیم میں یکساں ملتی ہے کہ انہوں نے صدقات اور خیرات کی تعلیم دی۔ اگر خدا تعالیٰ تقدیر کے محو اور اثبات پر قادر نہیں تو پھر یہ ساری تعلیم فضول ٹھہر جاتی ہے اور پھر ماننا پڑے گا کہ دعا کچھ نہیں اور ایسا کہنا ایک عظیم الشان صداقت کا خون کرنا ہے۔ اسلام کی صداقت اور حقیقت دعا ہی کے نکتہ کے نیچے مخفی ہے کیونکہ اگر دعا نہیں تو نماز بے فائدہ۔ زکوٰۃ بے سود اور اسی طرح سب اعمال (اللہ کی پناہ) لغو ٹھہرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۲-۲۰۱)

اللہ کے نام پر پناہ مانگنے والے کو پناہ دینی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اللہ کے نام پر پناہ مانگنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر شخص کو بلا استثنا ضرور پناہ دو۔ عام حالات کا تقاضا یہ ہے۔ ایک ضرورت مند محتاج ہے اسے کسی کے شر سے پناہ نہیں مل رہی۔ اور پناہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اپنے گھر میں جگہ دو۔ کیونکہ اگر یہ مضمون ہو تو پھر دنیا کا ہر گھر گھر والوں کے سوا ہر ایک دوسرے سے بھر جائے۔ اس لئے حدیث کو اس کے محل اور موقع کے مطابق سمجھنا ضروری ہوتا ہے۔

پناہ سے مراد ہے کسی شر سے پناہ' کسی فتنے سے پناہ' پس ایک شخص کسی بڑے آدمی کے مظالم کا شکار ہے۔ وہ کسی کے پاس پناہ لینے آتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ جتنی اس کو طاقت ہے اس کی حمایت کرے۔ اور اس بات کا خوف نہ کرے کہ اس حمایت کے نتیجے میں کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔

حلف الفضول کی جو روح تھی وہ یہی تھی۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی نبوت سے پہلے حلف الفضول کا ممبر بننا قبول فرمایا اور اس دور کے اپنے عہد کو اس طرح قائم رکھا کہ ایک دفعہ نبوت کے بعد جبکہ نبوت کے نام پر بے شمار دشمنیاں پیدا ہو چکی تھیں۔ ایک شخص آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا آپؐ وہی ہیں نا جو حلف الفضول کے عہد کے ممبر تھے۔ ان میں سے ایک آپؐ ہیں۔ اور میں وہ عہد آپؐ کو یاد دلاتا ہوں اور آپؐ سے تقاضا کرتا ہوں کہ ایک ظالم شخص نے میری رقم دبائی ہوئی ہے۔ اس سے رقم دلوائیں۔ آنحضورؐ نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا ابو جہل۔ اب بعد نبوت ابو جہل کی دشمنی اس کا عناد اور ایک پرانے عہد کو اس پر صادر کرنا عام حالات میں تو ایک شخص کہہ سکتا تھا کہ بڑی نامعقول بات ہے۔ حلف الفضول کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ جو دین میں جان کے دشمن بن چکے ہوں ان سے یہ چیز دلوائی جائے۔ ایک معقول کوشش کی حد

باقی صفحہ ۲ پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید عبدالحی صاحب ناظر اشاعت تحریر فرماتے ہیں۔

خواجہ عبدالکریم صاحب آف ڈھاکہ جو خواجہ محکم دین صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ کے صاحبزادے تھے اور سقوط ڈھاکہ کے بعد سے کراچی میں سکونت پذیر تھے مورخہ ۲۳- نومبر ۱۹۹۴ء بروز بدھ چار بجے ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ انہوں نے بطور واقف زندگی ایک عرصہ تک تحریک جدید کی وکالت صنعت و تجارت میں سلسلہ کی خدمات سر انجام دیں۔ بہت خاموش طبع مخلص احمدی تھے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔

ضروری اعلان

○ اگر کسی دوست کے پاس حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی حضرت بشیر الدین محمود احمد صاحب اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی کوئی ویڈیو ٹیپ: فلم یا گیسٹس ہوں تو فوری طور پر مندرجہ ذیل پتے پر ہم سے رابطہ فرمائیں۔ ہم جماعتی ضروریات اور ریکارڈ کے لئے ان کی کاپی کروانا چاہتے ہیں۔ (نظارت اشاعت ربوہ)

مترجمین کی ضرورت ہے

○ ایسے احباب و خواتین جو پنجابی' سرائیکی' سندھی' پشتو' بلوچی اور براھوی زبانوں میں اردو سے براہ راست ترجمہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور رضاکارانہ بنیاد پر ایک یا دو ماہ قیام کر سکتے ہوں۔ فوری طور پر مندرجہ ذیل پتے پر رابطہ کریں۔ خصوصاً ریٹائرڈ احباب و خواتین توجہ فرمائیں۔ (نظارت اشاعت ربوہ)

درخواست دعا

○ مکرم عبدالغفار صاحب صدر جماعت احمدیہ خوشاب شہر (سابق اسیر راہ مولا) کی پنڈلی میں گرنے کی وجہ سے فریکچر ہو گیا ہے اور صاحب فراش ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے.

یاد رکھو سچی نیکیاں' حقیقی نیکیاں بری باتوں کو کھا جاتی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
قیمت دو روپیہ

۲۷- نبوت- ۱۳۷۳ ھش   ۲۷- نومبر ۱۹۹۴ء

اساتذہ کی خدمت میں

کچھ دوست بیٹھے درس و تدریس کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ کچھ طلباء کو موردِ الزام ٹھہراتے تھے کچھ اساتذہ کو۔ بعض دوست کہتے تھے کہ طلباء کو جو کچھ پڑھایا جائے گا وہی ان کا مبلغ علم ہو گا اور بعض کہتے تھے کہ اگر طلباء میں مزید علم حاصل کرنے کا جذبہ موجود ہو تو انہیں کون روکتا ہے کہ وہ مزید علم حاصل کریں اور کیا انہیں علم نہیں کہ علم کہاں سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ یعنی مزید علم۔ ایک علم تو وہ ہے جو سکولوں میں تدریس کے دوران سکھایا جاتا ہے۔ وہ یقیناً مفید ہے اس کی کامیابی صرف وہ کتابیں ہیں جو سالہا سال سے طالب علم پڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ اور اگر اس کے دوسرے رخ کو دیکھا جائے تو پڑھانے والے اساتذہ اسی چاردیوازی میں اپنے آپ کو محدود رکھتے ہیں وہ اس بات سے خوش رہتے ہیں کہ وہ بہت اچھی طرح پڑھا رہے ہیں۔ لیکن پڑھا کیا رہے ہیں۔ وہی جو انہوں نے سالہا سال پڑھایا ہے وہ اسی مبلغ علم پر خوش ہوتے ہیں کہ ہم نے طالب علموں کو مضمون بہت اچھی طرح سمجھا دیا۔ اور جتنا علم ہم انہیں دے سکتے تھے وہ دے دیا۔

بحث لمبی چل نکلی تو کسی نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ یہ نہیں کہ طالب علم محدود علم کے دائرے میں رہتے ہیں یا رہنا چاہتے ہیں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ اساتذہ علم کے محدود دائرے میں رہتے ہوئے اس بات سے خوش ہیں کہ انہوں نے اپنے فرائض کی سرانجام دہی کر لی ہے۔ حالانکہ ان کا کام یہ ہے کہ طالب علموں کو نہ صرف وہ کچھ پڑھائیں جو سلیبس میں لکھا جاتا ہے بلکہ انہیں علم کی ایسی چاٹ لگائیں کہ وہ ہر وقت اور ہر جگہ سے علم حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک پروفیسر نے اپنی کلاس سے کہا کہ یہ نہ سمجھیں کہ کالج پڑھانے کے لئے ہے اس بات نے طالب علموں کو تھوڑا سا حیران کیا اور انہوں نے کچھ دیر ٹھہر کر بات کو جاری رکھا کہ کالج دراصل علم کی چاٹ لگانے کے لئے ہے اور یہ چاٹ کیسے لگائی جا سکتی ہے پھر اس بات پر بحث چل نکلی اور بہت اچھی اچھی باتیں سامنے آئیں۔ مثلاً ایک بات تو یہ سامنے آئی کہ جو استاد اپنے سلیبس کے علم سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے گا وہی اپنے طلباء کو بھی اس چاردیواری سے آگے لے جا سکے گا۔ وہ نئی نئی کتابیں پڑھے نئے نئے علوم کے متعلق آگاہی حاصل کرے اور ایسا کرنے کے لئے وہ لائبریریوں کے چکر لگائے۔ لائبریری میں جائے۔ وہاں سے کتابیں لائے نئی سے نئی کتاب کا مطالعہ کر کے نئے سے نئے موضوع کے متعلق آگاہی حاصل کر کے وہ طلباء کو بتائے جب بھی طلباء کو یہ بتایا جائے گا کہ فلاں دلچسپ کتاب اس وقت لائبریری میں موجود ہے اور اس کی دلچسپی سے طلباء کو آگاہی دی جائے گی تو یقیناً بہت سے طلباء لائبریری کی طرف جائیں گے۔ بھاگیں گے اور کوشش کریں گے کہ وہ کتاب لے کر اپنے علم میں اضافہ کریں اور کچھ نہیں تو دلچسپی کے لئے ہی سہی لیکن چونکہ اساتذہ خود لائبریری میں نہیں جاتے۔ اساتذہ خود نئی نئی کتابیں نہیں پڑھتے اساتذہ وہ تبدیلیاں جو طریقہ تعلیم میں لائی جا رہی ہیں۔ یا جو تعلیم کے متعلق ساری دنیا میں بحثیں کی جا رہی ہیں ان سے ناواقف ہونے کی وجہ سے طلباء کو ان کے سلیبس سے آگے نہیں لے جاتے۔

سلیبس تک لے جانا بھی کافی تو ہو سکتا ہے لیکن ہمارے خیال میں اگر استاد چاہیں اور انہیں یہ بات ضرورت چاہنی چاہئے کہ طالب علم کو علم میں وسعت پیدا کرنے کا شوق ہو تو اس کا صرف یہی ایک طریق ہے کہ وہ خود اپنے علم میں وسعت پیدا کریں اور اس وسعت سے طلباء کو آگاہ کریں اور ان میں دلچسپی پیدا کریں۔ اکثر اساتذہ سب نہیں اس بات کے لئے تیار نہیں ہوتے کہ وہ نئے نئے علوم سے آگاہی حاصل کریں۔ سالہا سال بلکہ اپنی تدریس کے سارے کیرئر میں وہ صرف وہی کچھ جان کر خوش رہتے ہیں جو انہوں نے کلاس میں پڑھانا ہوتا ہے۔ غالباً اسی لئے وہ معاشرے میں صحیح معنوں میں دانشور نہیں مانے جاتے۔ معاشرے میں ان کی اس لئے قدر نہیں ہے کہ وہ سوائے سلیبس کی کتابوں کے اور کسی بات پر بات کرنا جانتے ہی نہیں آپ ان سے کوئی ایسی بات کیجئے جن کا ان کے سلیبس سے تعلق نہ ہو تو وہ یقیناً اس کے متعلق بے خبر ہوں گے۔ حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ لکھا پڑھا آدمی اپنے ماحول پر نظر رکھے دنیا میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ کس طرح ہو رہا ہے۔ کیوں ہو رہا ہے۔ اس کا علاج کیا ہے۔ اس کو بہتر کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان ساری باتوں کے متعلق بات کر سکے تو لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ واقعی دانشور ہے۔ اور ایسے شخص کا بڑا احترام کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے اساتذہ سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ اس چاردیواری میں اپنے آپ کو بند نہ رکھیں جس کا نام سکول یا کالج کا سلیبس ہے بلکہ وہ اس سے آگے بڑھیں۔ اس چاردیواری کے دروازے کھولیں۔ اس کی کھڑکیاں کھولیں اس کے روشن دان کھولیں۔ ان میں ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا آنے دیں۔ اور دیکھیں کہ دنیا میں علم کس طرح فروغ پا رہا ہے اور اس فروغ کو اپنے طالب علموں کی دلچسپی کے لئے بار بار کلاس روم میں پیش کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ ایسا کرنے سے ایک انقلاب برپا ہو جائے گا۔

> میری باتوں میں اثر ہو یا نہ ہو، اس سے غرض
> جائزہ لے گا کوئی کیسے مری رفتار کا
> خود بخود آجائیں گے سارے سعادت مند لوگ
> "قبضہ تقدیر میں ہیں دل اگر چاہے خدا"
>
> ابوالاقبال

ایک پتھر ہے وہ دل جس میں تری یاد نہ ہو
اِک خرابہ ہے وہ گھر تُو جہاں آباد نہ ہو

میرا غم ساری خُدائی کے دُکھوں کا غم ہے
شاد ہو جاؤں اگر کوئی بھی ناشاد نہ ہو

دِل ہے وہ دِل کہ رہے ضبط کا یارا جس کو
لَب ہے وہ لَب کہ جو آلودۂ فریاد نہ ہو

'کون ہوتا ہے حریفِ مئے مرد افگنِ عشق'
ایک ہی نام ہے شاید وہ تمہیں یاد نہ ہو

حُسن ہر لحظہ ہے بیتاب تجلّی کے لئے
عِشق پر ہو تو مگر اتنی بھی بیداد نہ ہو

مجھ کو آفاتِ زمانہ نے سکھائے ہیں رموز
طِفل کیا سیکھے گا گر سیلیِٔ اُستاد نہ ہو

ایک شعلہ سا نصیؔر آج سرِ بام اٹھا
یہ ہیولیٰ بھی مرے ذہن کی ایجاد نہ ہو

نصیر احمد خان

بقیہ صفحہ ۱

تک وعدہ ہے اور وہ قبول ہو سکتا تھا اگر یہ خاص غیر معمولی دشمنی کے حالات نہ ہوتے۔ مگر بہرحال حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عہد کے معاملات میں ادنیٰ سا داغ بھی اپنے اوپر قبول نہ فرماتے تھے۔ جائز تھا انکار کر دیتے۔ مگر آپؐ اٹھ کھڑے ہوئے۔ صحابہؓ کو بھی تعجب ہوا یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس کو ساتھ لیا۔ اور ابو جہل جو ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اس کے پاس جا کر کہا کہ تو نے اس شخص کے اتنے پیسے دینے ہیں۔ یہ غریب اور مظلوم ہے اس کے پیسے ادا کرو۔ اس نے کہا ٹھیک ہے میں ابھی دلواتا ہوں۔ اور رقم کے لئے کسی کو ہدایت کی۔ وہ رقم لا کر اسے پیش کر دی اور وہ شخص لے کر، شکریہ ادا کیا یا نہ کیا۔ وہاں سے رخصت ہوا۔

بعد ازاں ابو جہل کے ساتھیوں نے اس سے کہا کہ تم تو ہمیں تعلیم دیا کرتے تھے کہ اس شخص کی جان مال عزت سب حلال ہے۔ اور جب موقع ملے اس شخص کو ہلاک کر دو اور تمہارا اپنا یہ حال ہے کہ تیرے پاس اکیلا آیا اور تم نے ان کی باتیں سنیں اور اس پر عمل کیا۔ ابو جہل نے جواب دیا کہ تم نے وہ نہیں دیکھا جو میری آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ میں انکار کے لئے لب ہلانا چاہتا تھا تو میں دیکھتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے گویا دو مست اونٹ کھڑے ہیں۔ جو مجھ پر ہر دم حملے کے لیے تیار ہیں۔ اگر میں انکار کرتا تو مجھ پر جھپٹ پڑتے اس نظارے سے میں اتنا مرعوب ہو گیا کہ مجھ میں طاقت نہیں تھی کہ میں انکار کر سکتا۔

(از خطبہ ۱۲- اگست ۱۹۹۴ء)

محترم مرزا عبدالحق صاحب

خود نوشت سوانح

محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا کے خودنوشت حالات زندگی تابعین.......... جلد ہفتم میں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے ۱۹۷۱ء میں شائع کئے ہیں۔ اس میں سے چند منتخب واقعات پیشِ خدمت ہیں۔ (ادارہ)

فرسٹ ایئر میں میرے ایک دوست تھے جن کے ساتھ بہت گہرے تعلقات ہو گئے۔ دوسرے سال میں پہنچ کر میں نے محسوس کیا کہ یہ تعلقات اس زندگی میں حارج ہوں گے جو میں اختیار کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی خالص دینی۔ چند دن میں اس پر غور کرتا رہا۔ آخر طبیعت نے یہی فیصلہ کیا کہ یہ قربانی بھی کرنی چاہئے۔ ورنہ ایک بڑا بھاری رخنہ رہ جائے گا۔ تعلقات ایسے گہرے تھے کہ ہم دن اور رات اکٹھے رہتے تھے اور اخراجات بھی سب مشترکہ ہوتے تھے۔ طبیعت کے فیصلہ کے بعد میں نے ایک دن انہیں اپنے پاس بٹھایا اور کہا کہ آج سے میں آپ سے قطع تعلق کرتا ہوں۔ اس کی وجہ بھی بتادی کہ اس کے بغیر میرا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ کئی دن ہم دونوں سخت بے تاب رہے لیکن آخر دل اس پر راضی ہو گیا۔ اور ہم نے ایک دوسرے سے بولنا بھی چھوڑ دیا۔ تاکہ پھر سابقہ تعلقات عود نہ کر آئیں۔ پھر وہ صاحب تعلیم کے لئے انگلستان چلے گئے۔ کوئی دس پندرہ سال اسی طرح گذر گئے۔ اس کے بعد ہماری بول چال پھر شروع ہو گئی۔ کیونکہ ہر قسم کے خطرات خدا کے فضل سے دور ہو چکے تھے۔ میرا دل اب بھی ان کے لئے بہت نرم ہے لیکن گہرے تعلقات کا ختم کرنا خالصۃً خدا کے لئے تھا اصل میں گہرے تعلقات محض خدا کی خاطر ہونے چاہئیں۔ ورنہ ان میں کئی قسم کے خطرات پوشیدہ ہوتے ہیں۔ بعد میں میں نے خدا کے فضل سے بہت گہرے تعلقات سلسلہ کے بزرگان کے ساتھ رکھے۔ بلکہ یہ میرا محبوب مشغلہ ہوتا تھا کہ کبھی ایک بزرگ کے پاس جا کر بیٹھتا اور کبھی دوسرے کے پاس۔ یہ بزرگ قوم کا مشترکہ سرمایہ ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے پاس جاتے وقت میں کبھی یہ نہیں سمجھتا تھا کہ ان کا وقت ضائع ہوگا۔ ان کی باتیں سننا۔ ان کی صحبت میں بیٹھنا اور ان سے دعائیں کروانا ارشاد الٰہی (- - - - - - - -) پر عمل کرنا ہوتا ہے اس کے مقابل پر ایسی صحبت کو چھوڑ دینا جو خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے نہ ہو۔ بلکہ اس میں خرابیاں مضمر ہوں بہت ضروری چیز ہے۔ جس کے بغیر للّٰہیت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن بہت کم نوجوان اس پر عمل کرتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے ان کا قدم تقویٰ کی طرف بہت سستی سے اٹھتا ہے۔ تقویٰ پیدا کرنے کے لئے صحبتِ صالحین بہت ضروری چیز ہے۔

اسی وقت اللہ تعالیٰ نے لباس میں سادگی اختیار کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ شملہ میں رہنے کی وجہ سے سکول کے زمانہ سے ہی سوٹ پہننے کی عادت تھی۔ اسے ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا اور سادہ لباس پہننا شروع کر دیا۔ پتلونیں وغیرہ جو موجود تھیں انہیں بھی بعض دوسرے لوگوں کو دے ڈالا۔ دنیا پرست قوموں کے نقش قدم پر چلنے سے بچنے۔ عبادتِ الٰہی میں یکسوئی اور شغف پیدا کرنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں متضرعانہ حالت بنانے کے لئے لباس خوراک اور عادات میں سادگی بہت مفید چیز ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور بھی کئی پہلوؤں سے نفس میں اصلاح پیدا کرنے کی توفیق بخشی۔

انہی ایام میں خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ میں احمدیہ ہوسٹل میں اپنے کمرہ میں بیٹھا ہوں۔ میری میز پر ایک سیاہ ڈور کا گولہ پڑا ہے میں نے اس ڈور کو کھولا تو اس کے اندر سے قرآن شریف نکل آیا۔ ڈور اوپر لپیٹنے کی وجہ سے اس کے کونے ذرا ذرا سے مڑے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں سیدھا کیا تو وہ ٹھیک ہو گئے۔ خواب میں ہی میں سمجھتا ہوں کہ میں جاگ پڑا ہوں اور نلکہ پر وضو کر رہا ہوں اور لڑکے بھی ہیں۔ میں نے ان سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ اس پر میں نے انہیں بتایا کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ سیاہ ڈور میرے گناہ ہیں اور اندر میری فطرت ہے جس کو گناہوں سے تھوڑا سا نقصان پہنچا ہے۔ ٹھیک کرنے سے اللہ نے چاہا تو ٹھیک ہو جائے گی۔ اس کے بعد میں واقعی جاگ پڑا۔ اس خواب کا مجھ پر بہت اثر تھا۔ اور اب تک وہ نظارہ میرے سامنے ہے۔ ایسی خواب جو استعارہ میں ہو۔ جسے انسانی دماغ تجویز نہیں کر سکتا اور اس کی تعبیر خواب کے ہی دوسرے حصہ میں بیان کر دی جائے۔ سچی ہوتی ہے خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اسے سچی کرے۔

اس کے تھوڑا عرصہ بعد غالباً تھرڈ ایئر کلاس کے شروع میں مَیں نے خواب میں دیکھا۔ کہ کسی نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا ہے۔ میں نے پیا تو وہ اتنا لذیذ تھا کہ اس کی لذت میرے تمام جسم میں سرایت کر گئی۔ میں صبح اٹھا تو وہ لذت میرے منہ اور جسم میں واقعی موجود تھی چنانچہ میں نے اس روز ناشتہ نہ کیا تاکہ وہ لذت جاتی نہ رہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دینی علوم حاصل کرنے کی زبردست ترغیب تھی۔ کوئی پینسٹھ سال کی عمر میں بھی میں نے دوبارہ ایسی ہی خواب دیکھی۔

انفاق فی سبیل اللہ میرے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا محبوب کر دیا ہوا تھا۔ کہ پہلے دن سے ہی میں وصیت کا چندہ ادا کرتا تھا۔ طالب علمی کے عرصہ میں چونکہ ہمارے زمانہ میں وصیت قبول نہ کی جاتی۔ اس لئے میں باقاعدہ وصیت میں نے برسرروزگار ہو کر کی۔ میں کالج میں تھا کہ بیت الفضل لندن کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی میں نے اس میں پانچ مہینے کا جیب خرچ دیا۔ ۱۹۲۱ء میں میں شملہ کی جماعت کا سیکرٹری مال مقرر ہوا۔ وکالت شروع کرنے سے کچھ عرصہ بعد میں نے وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ کر دی تھی۔ لیکن دفتر میں جو وصیت تھی اس میں تبدیلی نہ کی۔ اپنے طور پر ۱/۳ دیتا رہا۔ اس کے چند ماہ بعد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے پرائیویٹ سیکرٹری سے دریافت فرمایا۔ کہ عبدالحق مقروض کیوں رہتا ہے انہوں نے بتایا کہ وصیت کا چندہ تیسرا حصہ دیتا ہے۔ اور مہمان بہت جاتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ یہ اسراف ہے۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے مجھے بتایا تو میں نے کچھ عرصہ بعد دعا کے لئے خط لکھا۔ اس میں یہ بھی لکھا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ میری اسراف کی عادت کو دور کرے جیسا کہ آپ اظہار فرما چکے ہیں۔ اس پر پہلے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کا خط آیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ پھر آپ کا اپنا قلمی خط آیا کہ بعض اسراف مقام مدح میں ہوتے ہیں۔ اور اس میں اس عاجز کے لئے آپ نے بہت اچھے کلمات استعمال فرمائے۔ عام طور پر میں ہمیشہ چندہ جات اور باقی خالص دینی کاموں پر تیسرے حصہ آمد سے لے کر نصف آمد تک خرچ کرتا رہا ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں اس خرچ کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں نذرانہ سمجھتا ہوں۔ اور طبیعت میں بہت خوشی پیدا ہوتی ہے۔ ۱۹۴۴ء میں مجھے سرکاری وکالت کی پیشکش ہوئی لیکن اس میں یہ قید رکھی گئی کہ گورداسپور سے باہر کسی اور ضلع میں لگایا جائے گا۔ گورداسپور ہمارا مرکز ہونے کی وجہ سے وہاں میری تعیناتی مناسب خیال نہ کی گئی۔ میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں تحریر کیا کہ یہ صورت ہے آپ نے میرا خط مشورہ کے لئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بھیجا۔ اس پر جوان دونوں بزرگوں نے لکھا اور حضرت صاحب نے فرمایا وہ درج ذیل ہے۔

خط حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بنام حضرت صاحب مورخہ ۲۱-۱۱-۴۴

(آپ) نے مکرم مرزا عبدالحق صاحب کے خط پر جس میں انہوں نے مشورہ مانگا ہے مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور خاکسار کی رائے پوچھی ہے۔ جواباً عرض ہے کہ ہم دونوں نے اس بات میں باہم مشورہ کیا ہے دلائل میں دونوں متفق تھے۔ کہ تجویز زیر غور میں یہ یہ فائدے کے پہلو ہیں اور یہ یہ نقصان کے۔ مگر نتیجہ میں آکر اختلاف تھا۔ کیونکہ مکرم چوہدری صاحب یہ نتیجہ نکالتے تھے کہ بحیثیت مجموعی اس پہلو کو غلبہ ہے کہ مرزا صاحب پی پی مقرر ہو جائیں۔ مگر میں یہ نتیجہ نکالتا تھا اور نکالتا ہوں کہ بحیثیت مجموعی مرزا صاحب کا گورداسپور میں آزادانہ پریکٹس کرنا جماعتی مفاد اور خود ان کے ذاتی مفاد کے لحاظ سے بہتر ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پی پی مقرر ہوتے ہی مرزا صاحب کو گورداسپور سے چلے جانا ہوگا۔ کیونکہ انہیں افسران بالا اس ضلع میں نہیں رہنے دیں گے۔ تو گویا ہم نے اس لحاظ سے دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب سرکاری وکیل ہو کر باہر جانا منظور کرلیں یا کہ یہیں گورداسپور میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے رہیں۔ سرکاری وکیل بننے میں مرزا صاحب کے لئے ذاتی فائدہ اس قدر ضرور ہے کہ باعزت عہدہ ملتا ہے اور ماہوار آمد معین اور باقاعدہ صورت اختیار کر لیتی ہے۔ مگر ذاتی لحاظ سے ان کا یہ نقصان ہے کہ ان کی موجودہ آمد سرکاری وکیل کی تنخواہ سے کم از کم فی الحال زیادہ ہے۔ اور باہر جانے سے وہ قادیان کی ہفتہ وار آمد اور مرکزی جماعت کی خدمت سے محرومی کے دکھ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی طبیعت اور لمبی عادت کے لحاظ سے ان کے لئے یہ واقعی ایک بھاری تکلیف اور نقصان ہے اور پھر غالباً وہ اپنی عادت کے لحاظ سے سرکاری ملازمت کی پابندیوں کو بھی برداشت نہیں کر سکیں گے۔ دوسری طرف گورداسپور میں آزاد پریکٹس کریں تو ایک تو ان کو ذاتی فائدہ حاصل ہوگا۔ جو اوپر درج ہے اور دوسرے وہ ضلع کے مرکز میں جو خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جماعت کی نمائندگی اور جماعتی مقدمات میں پیروی کی خدمت بجا لاسکتے

باقی صفحہ ۴ پر

مولانا شیخ مبارک احمد

آکسفورڈ پریس کے تسلسل میں

اس ہفتہ الفضل کا تازہ پیکٹ ملا۔ اس میں ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء کا پرچہ بھی تھا۔ اس کے صفحہ چار پر آکسفورڈ پریس کے تعلق سے حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کی تصنیف "لائف آف محمد" کا بھی ذکر تھا۔ جسے پریس مذکور کے ایڈیٹوریل بورڈ نے منظور کیا۔ اور طبع کروایا۔ اولاً انگریزی میں یہ کتاب چھپی اور مغربی افریقہ کے سکولوں میں بطور نصاب ایک لمبے عرصہ تک استعمال ہوتی رہی۔ مغربی افریقہ کے مربیان نے مقامی زبانوں میں بھی اس کتاب کے ترجمے کروائے۔ مزید اشاعت وسیع علاقہ میں اس کتاب کی ہوئی۔ آکسفورڈ پریس کی ایک شاخ نیروبی (مشرقی افریقہ) میں بھی تھی۔ پریس کی اجازت سے سواحیلی زبان میں خاکسار نے بھی حضرت حکیم صاحب کی اس تصنیف کا ترجمہ شائع کیا اور افریقنوں میں اس کی عام تقسیم و اشاعت ہوئی۔ حسن اتفاق سے سواحیلی زبان کی مختلف کتابیں جو خاکسار کی ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ ان میں "لائف آف محمد" کا سواحیلی ایڈیشن بھی موجود ہے۔ چند دن پہلے اس کتاب کو الماری سے نکالا اور پڑھتا رہا۔ مزید اس کتاب کی افادیت کے بارہ میں تسلی ہوئی۔ محترم حضرت حکیم صاحب کا ذکر چل پڑا ہے۔ چند مزید الفاظ لکھنے کو دل چاہ رہا ہے۔ ظاہری اور باطنی لحاظ سے .بفضلہ خوبصورت اور خوب سیرت۔ قد آور موثر انداز کے داعی الی اللہ تھے۔ مغربی افریقہ میں بفضل خدا بہت کامیابی اور موثر انداز میں اپنے فرائض کو انجام دیا۔ ان کی قدر دانی کے طور پر وہاں ایک سڑک کا نام حکیم روڈ رکھا گیا۔ مغربی افریقہ سے ایک انگریز محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسر مسٹر ویڈلے تبدیل ہو کر کینیا میں بطور ڈائریکٹر آف ایجوکیشن مقرر ہو کر آئے۔ ان سے ہمارا ملنا جلنا ہو گیا۔ تعلقات میں گہرائی کئی وجوہ سے پیدا ہو گئی اور دوستانہ روابط رہے۔ اس کا باعث حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کا اثر تھا جو ان پر تھا۔ اس اثر کی بناء پر جماعتی عقائد اور مسائل سے انہیں اچھی خاصی واقفیت تھی۔ جب بھی ملاقات ہوتی تو حضرت حکیم صاحب کا ذکر کرتے۔ جماعت کے بعض دوسرے دوستوں کے ساتھ ان کے بے تکلفی کے رابطہ کی وجہ سے کھانوں پر بھی جب بلاتے اپنی بیگم کے ساتھ ضرور آتے۔ مسلم اساتذہ کی محکمہ میں کمی تھی۔ ہمارے ملنے جلنے اور تحریک پر، مسلم اساتذہ کی تقرری میں ان کا رویہ ہمیشہ ہمدردانہ ہوتا۔

کینیا کے محکمہ تعلیم نے ایک دفعہ مزید اعلیٰ تعلیم کی ٹریننگ کے لئے بعض اساتذہ کو انگلستان بھجوانے کا حکومت کے سکالرشپ پر فیصلہ کیا۔ اس غرض کے لئے متعدد اساتذہ نے درخواستیں دیں۔ محکمہ نے ایک کمیشن انٹرویو کے لئے مقرر کیا۔ ڈیوک آف گلاسٹر ہائی سکول کے پرنسپل مسٹر امر جو ہندو تھے وہ اس کمیشن کے خاص ممبر تھے۔ مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر بی ایس سی جو ایک دوسرے سکول میں استاد تھے۔ نیروبی میں۔ انہوں نے بھی درخواست دی۔ انٹرویو ان کا بھی ہوا۔ اسی روز شام کو احمدیہ بیت الذکر نیروبی میں حسب دستور مغرب کی نماز کے لئے آئے۔ ہم بھی منتظر تھے کہ ان سے انٹرویو کے بارہ میں معلوم کریں۔ انہوں نے بتایا کہ انٹرویو تو ہوا ہے مگر مسٹر امر کے رویہ سے وہ اندازہ کرتے ہیں ان کے لئے وہ سفارش نہیں کرے گا۔ کچھ مایوسی کا اظہار مکرم لئیق احمد صاحب نے کیا خیر انہیں اس وقت تسلی دی۔ فکر نہ کریں۔

اگلے روز خاکسار اور برادرم محمد امین احمدی جن کے واڈلے صاحب کے ساتھ خاصے دوستانہ مراسم تھے۔ واڈلے صاحب کو ملنے گئے۔ تپاک سے ملے۔ اور دریافت کرنے پر انہیں مکرم لئیق احمد صاحب کھوکھر کے انٹرویو کے بارہ میں بتلایا۔ ایک یا دو ہی مسلمان امیدوار تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ امر صاحب کا رویہ سفارش کے حق میں نہیں چنانچہ ساری بات سن کر کہنے لگے۔ رپورٹ آنے دو۔ اس کمیشن کے فیصلہ کو منسوخ کر کے نیا کمشن مقرر کروں گا اور خود اس میں بیٹھوں گا چند دن بعد نیا کمیشن محکمہ نے مقرر کیا۔ محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے بطور چیئرمین کمیشن واڈلے صاحب خود شریک ہوئے۔ امیدواروں سے انٹرویو لئے گئے۔ مکرم لئیق احمد صاحب کا بھی انٹرویو ہوا۔ اس انٹرویو کی تفصیل مکرم لئیق احمد صاحب نے جو بیان کی وہ آج بھی ذہن میں محفوظ ہے۔ ادھر ادھر کے سوالات کے بعد مسٹر واڈلے نے ان سے پوچھا کہ آپ کو تعلیم کی اعلیٰ ٹریننگ کے سلسلہ میں آپ کیوں دلچسپی ہے۔ جواباً انہوں نے کہا کہ خاندانی طور پر میرا خاندان محکمہ تعلیم سے متعلق ہے۔ میرے والد پاکستان آرمی میں ایجوکیشنل آفیسر ہیں۔ اور یہاں کینیا میں میرے خسر گورنمنٹ پارک روڈ سکول کے پرنسپل ہیں' ہمیشہ سے تعلیمی ماحول رہا ہے۔ مسٹر واڈلے نے دریافت کیا۔ آپ کے خسر کون ہیں؟ بتلایا کہ محترم قاضی عبد السلام بھٹی صاحب یہ سنتے ہی واڈلے صاحب بول اٹھے اچھا آپ احمدی ہیں۔ لئیق احمد صاحب نے کہا جی ہاں جناب خاکسار احمدی ہے۔ اب واڈلے صاحب کی بات چیت مکرم لئیق احمد صاحب سے ختم ہوئی۔ اور حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کا ذکر شروع ہو گیا۔ کمیشن کے ممبروں کو واڈلے صاحب نے بتلانا شروع کیا کہ احمدیوں کے مذہبی نظریات کیا ہیں۔ دوسری مجلسوں میں بھی وہ اس کا ذکر چھیڑ دیتے یوں بھی احمدیوں کے اخلاق۔ اطوار طریقوں سے وہ متاثر تھے۔ یہاں لئیق صاحب کا انٹرویو ختم ہوا۔ اور ہفتہ عشرہ بعد مکرم لئیق احمد صاحب کو محکمہ کی طرف سے اطلاع ملی کہ کمیشن نے انہیں اعلیٰ تعلیم کی ٹریننگ حاصل کرنے کے لئے انگلستان بھجوانے کا فیصلہ کیا ہے۔ کمیشن کی سفارش اور تعلیمی ریکارڈ بھی ممد ہے۔ چنانچہ لئیق صاحب لندن چلے آئے بمع اہل اور انقلاب کے بعد وہاں ہی رہائش کر لی ان کے تین بیٹے فرید احمد جو ڈینٹل ڈاکٹر ہیں اور گیمبیا میں بطور واقف زندگی بھی کچھ عرصہ گزارا ہے۔ آجکل لندن میں پریکٹس کرتے ہیں دوسرے عزیز ولید احمد صاحب ہیں اور تیسرے عزیز سعید احمد صاحب جماعتی کاموں اور خدمات میں دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔ مکرم واڈلے صاحب بھی پھر ریٹائر ہو کر انگلستان آ گئے۔ اور کیمبرج کے قریب کے علاقہ میں ان کی رہائش تھی وہاں ہی ان کی وفات ہوئی۔ ہمیشہ احمدیت کے امتیازی مسائل کا ذکر کرتے۔ ایسا احساس ہوتا تھا کہ دل سے وہ اس نظریہ کو بہتر جانتے۔ حضرت حکیم فضل الرحمان صاحب کو جہاں جہاں بھی کسی رنگ میں خدمت کا موقع ملا۔ اور اپنے فرائض کی ادائیگی کی احسن رنگ میں توفیق ملی۔ نیک اثر ملنے والوں پر چھوڑا۔ آخری دن حضرت بانی سلسلہ کے قائم کردہ دارالضیافت کی خدمت میں صرف ہوئے۔ اور حضرت بانی سلسلہ کے مہمانوں کو اپنی حسن خدمت سے محظوظ و مسرور کیا۔ اللہ تعالیٰ نیک جزاء دے۔

قائدین و ناظمین تحریک جدید توجہ فرمائیں

○ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

آپ اپنی مجلس کے نئے سال کے وعدہ جات مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۹۴ء تک مرکز ارسال فرمائیں۔ کوشش کریں کہ سو فیصد خدام اس میں شامل ہوں اور وعدہ جات معیاری ہوں۔

(مہتمم تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۳

ہیں۔ ان کا وجود ضلع کے مرکز میں واقعی بے حد غنیمت ہے یہ ممکن ہے کہ چونکہ جماعت بڑھ رہی ہے۔ اس لئے اگر کل گورداسپور میں کوئی احمدی وکیل بھی پریکٹس شروع کرے تو اس کا واقعی اثر مرزا صاحب کی آمد پر پڑے۔ مگر یہ اثر اگر ہو بھی تو وقتی ہو گا اور بہرحال دوسرے ذاتی اور جماعتی مفاد زیادہ وزن دار نظر آتے ہیں۔ پس ساری بحث کے بعد ہم دونوں اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ بحیثیت مجموعی مرزا صاحب کے لئے گورداسپور میں آزاد پریکٹس کرنا ہی بہتر ہے۔ واللہ اعلم۔

فقط

والسلام۔ خاکسار

مرزا بشیر احمد

P.S۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان کے متعلق جو تحریک از خود ہو چکی ہے اسے اپنی طرف سے آگے نہ چلایا جائے اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیا جائے۔ بشیر احمد

خاکسار فتح محمد سیال۔ اب مجھے انشراح ہے کہ مرزا صاحب کو گورداسپور میں رکھا جائے۔ فتح محمد سیال ۴۴-۱۱-۲۱

"مرزا صاحب کو بھجوایا جائے۔ میرا پہلے خیال تھا کہ آپ کا فائدہ پی پی بننے میں ہے۔ مگر اب میری یہ رائے بدل چکی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا تھا میرے نزدیک ایسے عہدے عزت کا موجب ہیں اور وہ لوگ ان کو قبول کر سکتے ہیں۔ جن کے پاس کچھ پس انداز ہو۔ آپ کے پاس روپیہ نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ زندگی بخشے تو دوبارہ پریکٹس کا چلانا مشکل ہو گا۔ اس لئے اب جبکہ پریکٹس چل چکی ہے۔ پی پی بننے میں خاص فائدہ نہیں۔ مگر بہتر ہو گا کہ استخارہ بھی کر لیں شاید اللہ تعالیٰ کے علم میں دوسری بات ہو۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق اس عاجز نے پی پی کے عہدہ کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اسی میں برکت ڈالی۔ سب سے بڑی بات تو یہی تھی کہ میں سلسلہ کے مرکز میں سلسلہ کاموں سے محروم ہوتا تھا۔ اور یہ بات میرے لئے ناقابل برداشت تھی۔ یہ میری زندگی کا جزء ایسے رنگ میں بن چکا ہے۔ کہ اس کو چھوڑ دینا یا اس میں کمی کر دینی میرے لئے موت کے مترادف تھا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

پاکستانی عورتیں

مسز سکینہ سیفی جو کہ لوکل احمدیہ مشنری مولوی نسیم سیفی کی اہلیہ ہیں- اگرچہ بہت ہی مصروف خاتون ہیں- لیکن آپ نے اپنے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے ہمیں نیچے دیا گیا دلچسپ مضمون بھیجا ہے- یہ مضمون ان کے ملک کی مستورات کے متعلق ایک سلسلے کا پہلا مضمون ہے-

ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ ہمارے فائدہ میں ہو گا کہ ہم دوسرے ممالک کی بہنوں کے مشاغل کے متعلق کچھ جان سکیں- خاص طور پر مسلم خواتین کے متعلق جن کے مذہب کو متعصب اور غلط فہمی میں مبتلا لوگوں نے ہماری صنف کی ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ جانے کی وجہ بیان کیا ہے- اس مضمون میں ہماری یہ سب بہنیں حوصلہ پکڑیں گی- اسلام کبھی بھی ترقی کے خلاف نہیں رہا ہے- تعلیم کا حصول ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے- اب مسز سیفی کا مضمون پڑھئے-

The Women of Pakistan

پاکستانی عورتیں جب پچھلی دفعہ آپ کے نامہ نگار سے میری ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے وعدہ کیا کہ میں پاکستانی خواتین کے بارے میں کچھ لکھوں گی- اس وقت سے میں اتنی مصروف رہی ہوں کہ مجھے اپنا وعدہ پورا کرنے کے سلسلے میں کافی وقت نہیں مل سکا- اس کے علاوہ یہ بات بھی تھی کہ خواتین کے صفحہ پر ایک نہایت اہم مضمون پر بحث چل رہی تھی اور بہت سے مختلف نکتہ نظر رکھنے والے لوگ اس میں حصہ لے رہے تھے اور میں نے نہ چاہا کہ میں بھی آپ کے قارئین کی توجہ کسی اور طرف ہٹاؤں-

تقریباً تمام دنیا کے وہ ممالک جو مغربی تہذیب کے زیر اثر آتے ہیں ان پر یہ تہذیب اپنے گہرے اثرات چھوڑتی ہے- بلاشبہ کسی خاص ملک کا اس سے متاثر ہونا اس بات پر انحصار رکھتا ہے کہ اس ملک کے لوگ وہاں اپنے ملک میں کس طرح کی زندگی گذارتے ہیں-

پاکستان شائد مغرب کے بنے بنائے اصولوں کو قبول کرنے میں سب سے زیادہ ست رہا ہے- وجہ اس کی یہ ہے کہ پاکستان کے لوگوں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ ان کا طرز زندگی کسی بھی دوسرے طرز زندگی کے مقابلہ میں بہتر اور اچھا ہے- جدیدیت ہمیشہ علم کے حصول میں ہونی چاہئے' چاہے وہ علم سائنسی ہو یا کوئی دوسرا- نہ کہ لباس یا بناؤ سنگھار میں- میں اس ملک میں اب ایک سال کے لگ بھگ سے رہ رہی ہوں- اور میرا خیال ہے اور میں یہ بات ایمانداری سے کہہ سکتی ہوں کہ اس ملک کی عورتوں کے لوکل لباس بہت خوبصورت اور رنگ برنگے ہیں- مجھے اس بات پر حیرانی ہوتی ہے کہ ان عورتوں میں سے کوئی آخر کیوں دوسرے ملکوں کی عورتوں کی نقالی کی کوشش کرے-

تاہم میں یہاں کے لباس کے متعلق کوئی بحث نہیں کرنا چاہتی- اس مضمون میں صرف پاکستانی عورتوں کے متعلق کچھ عام باتیں کرنا چاہتی ہوں-

برصغیر پاک وہند جیسا کہ ہمارے قارئین میں سے بہت کو یاد ہو گا- ۱۹۴۷ء میں تقسیم کیا گیا تھا- اور اس طرح پاکستان معرض وجود میں آیا تھا- اگرچہ پاکستان میں پہلے سے رہنے والی مستورات تقسیم سے پہلے بھی کئی طرح سے کافی سرگرم تھیں- لیکن تقسیم نے ان کی زندگی پر بہت گہرا اثر ڈالا-

لاکھوں لوگ یا تو ختم کر دئے گئے یا وہ ملک کے ایک حصے سے دوسرے حصے کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے- درحقیقت زندگی کا طور طریقہ ہی بدل گیا- اس وقت ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ پاکستان کو اپنے تمام شہریوں کی خدمات کی ضرورت پیش آگئی- مرد اور عورتیں سب کو ایک سخت جدوجہد کرنی پڑی تاکہ ان کا ملک پاکستان زندہ رہے اور ترقی کرسکے- یہ ملک کی خوش قسمتی تھی کہ اس وقت ملک میں قائداعظم جو ملک کے بانی تھے کی بہن فاطمہ جناح جیسی بہادر خاتون موجود تھیں- ان کی پر تاثیر صدارت میں وومن ریلیف کمیٹی نے شان دار کام کیا- مس فاطمہ جناح نے اس کمیٹی کے علاوہ اور بھی ملک کو کئی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے والی تحریکوں کی قیادت کی- اس کمیٹی کے علاوہ آل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن' پاکستان نیشنل گارڈ اور پاکستان وومنز نیول ریزرو کی طرح کئی اور تنظیمیں بھی بنائی گئیں- اوپر بیان کی گئی آخری دو تنظیمیں بیگم لیاقت علی خان کی رہنمائی میں معرض وجود میں آئیں- بیگم لیاقت علی خان ان تنظیموں کے لئے مضبوطی اور تحریک کا باعث تھیں- اور ان کی قیادت میں تمام کارکنوں نے تہی دست پناہ گزینوں کے آرام و آسائش اور ان کی آبادکاری کے لئے بہت زیادہ کام کیا- "اپوا" جس طرح کہ آل پاکستان وومنز ایسوسی ایشن عام طور پر جانی جاتی ہے نے ملک کے نوجوان اور بوڑھے لوگوں میں تعلیم کو عام کرنے کے لئے بھی کام کیا- ملک میں اس وقت ۲۶ کالج' ۵۸۸۷ سکول اور ۴۶ ٹیکنیکل اور انڈسٹریل ٹریننگ سنٹر ہیں جو کہ صرف خواتین کے لئے مختص ہیں- ان اعدادوشمار میں ان اداروں کو شامل نہیں کیا گیا جہاں دونوں لڑکے اور لڑکیاں تعلیم حاصل کرتے ہیں- اگلی قسط میں پاکستانی خواتین کے متعلق تعلیمی پروگراموں سے متعلق کچھ بیان کروں گی-

(ڈیلی سروس نائیجیریا ۲۵ ستمبر ۱۹۹۴ء)

مسعود اے بھٹی

مذہب کے نام پر خون

Murder in the name of religion

WHAT we are witnessing today in the shape of senseless orgy of murder and killing is the result of years of sustained indoctrination of obscurantism, intolerance and bigotry. Unfortunately, these remorseful acts are being committed in the name of Islam - a religion which abhors violence even against the worst of its enemies.

Your editorial of Sept 20 on the sectarian madness highlights the depths to which, we as a nation, have plunged. Sacred human life has been reduced to a morsel for the blood thirsty sectarian hounds programmed to kill in the name of religion and nurtured in the numerous Madrassas run by bigoted Mullas and religious scholars of morbid inclinations.

The freedom and lust for killing being so blatantly exercised and exhibited by these extremists has not spurted overnight. The support and encouragement provided to these extremists by the short sighted and self serving rulers to facilitate and prolong their stay in the seat of power has been instrumental in the spread of violence and lawlessness all over the country.

The first stone in this direction was cast by Mr Z.A. Bhutto when in 1974 he decided to make religion a business of the State in total disregard to the solemn assurance given to the contrary by the Quaid-i-Azam. The decision of the National Assembly to convert the Ahmadis into a minority opened a Pandora's box which nobody seems to be capable of closing. Challenging any individual's faith is a serious matter.

The blunder committed by a shrewd politician in the name of political expediency some 20 years ago has now completely engulfed the nation in a smouldering sectarian fire which has gone out of control. The negative role played by the religious leaders in this entire drama has been deplorable. Instead of using their influence in containing the situation and bringing some sanity in this religious muddle they have instead been instrumental in promoting and justifying the cold blooded killings in the name of religion.

The shameful part being played by our religious leaders is nothing but another effort to destroy our country which was created inspite of the negative efforts of most of them. It is obvious that they have still not been able to reconcile with the idea of a free and peaceful Pakistan and are continuing in their sinister campaign of dividing the country along the sectarian lines. During the last 47 years of our independence, they have apparently spared no effort to divide the nation. The results have been disastrous in terms of the level of hatred and passion for destruction and killing they have spread among the masses now.

Before we destroy ourselves and fill the streets of the Islamic Republic with blood of our fellow Muslim citizens, all in the name of our great religion of peace, the saner elements and the silent majority should come forward and assert itself forcefully. We have already spent almost 50 years of our post-independence era in showing the world how incapable a breed we are to justify the hopes and aspirations of the Father of the Nation. The independence won by us and paid for in human blood and toil must be preserved at all cost.

MASOOD A. BHATTY
Karachi

DAWN THURSDAY, OCTOBER 20, 1994

مسعود اے بھٹی (کراچی) ڈان کے ۲۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء کے شمارے میں مذہب کے نام پر خون کے عنوان سے کہتے ہیں-

یہ جو آج کل ہم قتل و غارت کا ایک بے معنی دور دیکھ رہے ہیں سالہا سال کی مستقل طور پر جاری رکھی جانے والی برین واشنگ کی ان لوگوں کی مہم کا نتیجہ ہے جو ذاتی طور پر اپنی کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور ناروا داری اور تعصب ان کی وجہ ہے- بدقسمتی سے یہ قابل افسوس واقعات اسلام کے نام پر وقوع پذیر ہو رہے ہیں- اسلام جو تشدد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے- اپنے انتہائی دشمنوں کے خلاف بھی تشدد کو پسند نہیں کرتا- آپ کا بیس ستمبر کا اداریہ فرقہ وارانہ پاگل پن کی ان گہرائیوں کو اجاگر کرتا ہے جن میں ہم بطور ایک قوم کے دھکیل دئے گئے ہیں- انسانی مقدس جان کو ایک خون کی پیاسی فرقہ واریت کا ایک لقمہ بنا دیا گیا ہے جن کے پروگرام مذہب کے نام پر قتل وغارت سے تعلق رکھتے ہیں- اور اس کی حوصلہ افزائی یا نشوونما ہمارے ان مدرسوں میں کی جاتی ہے جنہیں ایسے متعصب ملا لوگ چلا رہے ہیں جن مذہبی علما کے میلانات ناپسندیدہ ہیں- قتل کرنے کی زبردست

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

شمالی کوریا کے جوہری توانائی کی تنصیبات کے معائنہ کی اجازت

شمالی کوریا نے فوری طور پر اقوام متحدہ کی نگران ٹیم کو اس بات کی اجازت دے دی ہے کہ وہ اس کے مشتبہ منجمد جوہری ری ایکٹروں کا معائنہ کر لے۔ یہ اجازت اس نے اس میٹنگ میں دی جس میں جنیوا میں ہونے والے معاہدے پر عمل کرنے کی خاطر مزید بات چیت کی گئی۔ جب یہ اجازت نامہ شمالی کوریا کے سیاست کاروں کے ذریعہ بین الاقوامی اٹامک انرجی ایجنسی (آئی۔اے۔ای۔اے) جس کا ہیڈ کوارٹر ویانا میں ہے کو پہنچایا گیا تو اس وقت امریکہ کی ایک ٹیم شمالی کوریا کے دارالحکومت پیانگ یانگ میں موجود تھی اور آٹھ ہزار استعمال شدہ فیول راڈز کو غیر موثر بنانے کے متعلق بات چیت کر رہی تھی جن سے چار یا پانچ ایٹم بم بنانے کے لئے کافی پلوٹونیم حاصل کیا جا سکتا ہے۔

دریں اثناء امریکہ میں واشنگٹن میں امریکن' جاپانی' اور جنوبی کوریا کے نمائندے اس بات پر گفتگو کر رہے تھے کہ شمالی کوریا کو اس کے موجودہ ری ایکٹروں کی بجائے دوسرے محفوظ ری ایکٹر مہیا کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی کنسورشیم کس طرح قائم کیا جائے۔

تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ کمیونسٹ شمالی کوریا کے جوہری پروگرام کو روکنے کے لئے اس وقت جو گرما گرمی دکھائی جا رہی ہے اس کے آسانی سے چلتے رہنے کے متعلق کوئی پیش گوئی کرنا مشکل ہے۔ اس کا اس طرح جلد شروع ہو جانا ایک نیک شگون ہے۔ کم از کم اس سے امریکہ کی ری پبلکن پارٹی کی طرف سے جو تنقید اس پر کی جا رہی تھی اس سے کچھ دیر کے لئے نجات مل جائے گی ری پبلکن پارٹی کا یہ کہنا تھا کہ اس کے لئے بہت زیادہ مدت رکھی گئی ہے اور کوئی ایسا طریق کار اختیار نہیں کیا گیا ہے جس سے اس عمل کے فیل ہو جانے کے خطرہ کا سدباب ہو سکے۔

جینوا معاہدے کے تحت شمالی کوریا کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ پانچ سال تک اپنی دو ایسی جگہوں کا معائنہ روکے رکھے جنہیں وہ صرف فوجی کہتا ہے حالانکہ امریکہ کے ملٹری ماہرین انہیں یورنیم پروسسنگ سنٹر قرار دیتے ہیں۔ ان کا معائنہ اسی وقت ہو سکے گا جب نئے ری ایکٹروں کی بنیادی ضرورتیں پوری کر دی جائیں گی۔ اور ان نئے ری ایکٹروں کی قیمت چار ارب ڈالر بتائی جاتی ہے۔

دریں اثنا پیانگ یانگ کے ریڈیو نے خبر دی ہے کہ امریکی اہلکاروں نے جو کہ پچھلے اتوار کو شمالی کوریا میں بات چیت کے لئے آئے تھے۔ پہلی دفعہ خفیہ یونگ بیون جوہری کمپلکس دیکھا جو کہ دارالحکومت کے شمال کی طرف ۵۵ میل کے فاصلے پر ہے۔

کورین سنٹرل نیوز ایجنسی کے مطابق پانچ رکنی امریکی ٹیم نے کورین حکام سے بات چیت شروع کر دی ہے اور انہوں نے اس جوہری کمپلکس کا دورہ بھی کیا ہے۔

☆ ○ ☆

فلسطینیوں کے لئے اسرائیلی ورک پرمٹ

اسرائیل کی فوجی اتھارٹی نے مزید ۴'۵۰۰ فلسطینیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کے لئے ورک پرمٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے اور اس طرح اب کل ۲۸'۵۰۰ فلسطینی اسرائیل میں کام کر سکیں گے۔ ان میں سے کچھ پرمٹ زرعی مزدوروں کے طور پر کام کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اور غزہ پٹی اور مغربی کنارے دونوں میں برابر برابر تقسیم کئے گئے ہیں۔ یہ بات کیپٹن ہینی جیشورن نے بتائی ہے۔

۸'۵۰۰ پرمٹ زرعی مزدوروں کے لئے دیئے گئے ہیں اور بقیہ لوگ کنسٹرکشن کمپنیوں میں کام کریں گے۔ اسرائیل نے ۱۹۔ اکتوبر کو اپنی سرحدوں کو فلسطینی کام کرنے والوں کے لئے سیل کر دیا تھا۔ اور اس طرح ۷۰'۰۰۰ فلسطینی بے کار ہو گئے تھے۔ یہ اس وقت کیا گیا تھا جب ایک شخص نے ایک بم اپنے ساتھ باندھ کر تل ابیب کی ایک بس کو اڑا دیا جس کے نتیجہ میں ۲۲۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

اس واقعہ کے بعد وزیر اعظم یزک رابن نے اس وقت فوری طور پر فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کو علیحدہ کر دینے کے احکام جاری کر دیئے لیکن اب پھر ۹ نومبر کو اپنے یہ احکام واپس لے لئے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ان ورک پرمٹوں کی تعداد بڑھا دی گئی۔

تاہم اسرائیل کی حکومت نے اس بات کا فیصلہ کیا ہے کہ ۱۹'۰۰۰ مزید غیر ملکی کارکنوں کو مشرقی یورپ' تھائی لینڈ اور فلپائن کے درآمد کیا جائے۔ ۳۵'۰۰۰ غیر ملکی کارکن پہلے ہی اس یہودی ریاست میں کام کر رہے ہیں۔

☆ ○ ☆

بقیہ صفحہ ۵

خواہش اور آزادی کو اسطرح بے دردی کے ساتھ استعمال کیا جا رہا ہے اور اس کا انتہا پسندی میں مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔ ایک ہی دن میں تو پروان نہیں چڑھ گئی۔ اس کی مدد کی گئی اور اس کی حوصلہ افزائی کی گئی اور انتہا پسندوں کو ان لوگوں کی طرف سے جن کی نظریں دور رس نہیں ہیں اور جو اپنے آپ کو حاکم سمجھتے ہیں اور جو ان باتوں مین اس لئے آسانیاں پیدا کرتے ہیں کہ اپنے آپ کو اپنی اقتدار کی کرسیوں پر قائم کرنے کے زمانہ کو طوالت دے سکیں۔ یہی وہ بات ہے جس سے تشدد بڑھا ہے اور لاقانونیت سارے ملک میں پھیل گئی ہے۔

سب سے پہلا پتھر اس سمت مسٹر زیڈ۔ اے۔ بھٹو نے مارا جب ۱۹۷۴ء میں انہوں نے فیصلہ کیا کہ مذہب کو سیاسی کاروبار بنا لیا جائے حالانکہ اس بات کے خلاف نہایت سنجیدگی کے ساتھ قائداعظم نے ارشاد فرمائے تھے۔ قومی اسمبلی کا فیصلہ جس سے احمدیوں کو اقلیت قرار دے دیا گیا اس نے مصائب کا ایک پٹارہ کھول دیا۔ جسے کوئی شخص بند کرنے کا اہل نظر نہیں آتا۔ کسی فرد کے ایمان کو چیلنج کرنا ایک بہت بڑی بات ہے۔

ایک نہایت ذہین سیاست دان نے سیاست کے لئے جو غلط قدم اٹھایا اور جو آج سے ۲۰ سال پہلے اٹھایا گیا تھا۔ اس نے ساری قوم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور فرقہ وارانہ آگ اس طرح بھڑک اٹھی ہے کہ وہ اب قابو میں نہیں لائی جا سکتی۔ سارے ڈرامے میں مذہبی لیڈروں نے جو کردار ادا کیا ہے وہ افسوس ناک ہے۔ بجائے اس کے وہ ان باتوں کو کنٹرول میں لانے کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے اور ہوش مندی کو اس مذہبی مناقشے میں کام میں لاتے اس کی بجائے انہوں نے ایک ایسا کردار ادا کیا ہے جس سے اس کیفیت کو بڑھاوا ملا ہے اور بلاوجہ قتل و غارت کو انہوں نے جواز کی صورت دے دی ہے۔ اور اس کے ساتھ مذہب کو منسلک کیا ہے۔ مذہبی لیڈروں نے جو شرمناک رویہ اختیار کئے رکھا ہے وہ اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ ہمارے ملک کو ایک اور طریقے سے تباہ کر دیا جائے۔ وہ ملک جو ان باتوں کی نفی کے لئے معرض وجود میں آیا تھا۔ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ وہ ابھی تک اس قابل نہیں ہوئے کہ ایک آزاد اور امن و امان والا پاکستان قائم ہو۔ اور وہ اپنی غلط کارروائیوں کی بنا پر اسے تقسیم کروانا چاہتے ہیں اور وہ بھی فرقہ واریت کی حدود کو سامنے رکھ کر۔ گزشتہ ۴۷ سال جو ہم نے اپنی آزادی کے گذارے ہیں ان لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ ملک کو فرقہ واریت کے ناطے سے تقسیم کیا جائے۔ اور ان باتوں کے نتائج نہایت خطرناک نکلے ہیں۔ نفرت کا معیار بہت بڑھ گیا ہے۔ حسد کی حدود بہت آگے نکل گئی ہیں۔ اور تباہی کے جذبات بھی بے قابو ہو گئے ہیں جن کی وجہ سے قتل و غارت ہو رہی ہے۔ یہی وہ باتیں ہیں جو انہوں نے عوام الناس میں پھیلائی ہیں قبل اس کے ہم اپنے آپ کو تباہ و برباد کر لیں۔ اور اسلامک ریپبلک کے گلی کوچوں میں خون بہا دیں جو ہمارے اپنے ہی بھائیوں کا خون ہو گا اور یہ سب کچھ ہمارے عظیم مذہب کے نام پر کیا جائے وہ مذہب جو امن کا پرچار کرتا ہے۔ چاہئے کہ سنجیدہ لوگ آگے آئیں اور خاموش اکثریت بولنے لگے۔ اور اپنے آپ کو اس صورت' اس پوزیشن میں لے آئے کہ اپنا اثر و رسوخ ثابت کر سکے۔ ہم نے تقریباً پچاس سال آزادی حاصل کرنے کے بعد اس طرح گذارے ہیں کہ دنیا نے دیکھا کہ ہم کس قدر نااہل لوگ ہیں۔ ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ اپنی امیدوں اور اپنی امنگوں کے جواز کو ثبوت کی حد تک پہنچائیں۔ بابائے قوم نے کہا تھا کہ آزادی جو ہم نے حاصل کی ہے اور جس کے لئے ہم نے انسانی خون کا نذرانہ دیا ہے اور انتہائی محنت کام میں لائی گئی ہے اسے ہر ممکن قیمت پر محفوظ رکھا جائے۔

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو تحصیل چنیوٹ

○ ۲۸-۸-۹۴ شام پانچ بجے واقفین نو تحصیل چنیوٹ زیارت مرکز کے لئے اپنے والدین کے ساتھ آئے۔ بچوں اور ان کے والدین کو بیت المبارک' بہشتی مقبرہ اور دیگر اہم مقامات کی سیر کروائی گئی۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے ساتھ بچوں اور ان کی ماؤں کی ملاقات کروائی گئی۔ بچوں کا علمی جائزہ لیکر تمام بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ یمن بلاک ربوہ کے واقفین نو کے ساتھ بچوں کا ایک دلچسپ نمائشی علمی مقابلہ کروایا گیا۔ جس میں یمن بلاک ربوہ کے بچوں نے بہت عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

تمام بچوں کا میڈیکل چیک اپ کروایا گیا۔ بچوں اور والدین کو دفتر وقف نو لے جایا گیا جہاں محترم قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقف نو نے والدین کو ہدایت دیں اور ان کے مسائل کا حل بتایا۔

وکالت وقف نو مکرم نصر اللہ خاں صاحب ناصر مربی سلسلہ مکرم رشید احمد طارق صاحب معلم مکرم حکیم مہر دین صاحب معلم مکرم ناصر احمد طاہر مربی سلسلہ اور مکرم طارق جاوید صاحب سیکرٹری وقف نو کی ممنون ہے۔ جنہوں نے اس وفد کے انتظام و انصرام میں تعاون فرمایا۔

(از وکالت وقف نو)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد صادق بھٹی صاحب لائن مین واپڈا ربوہ مورخہ ۲۰-۱۱-۹۴ کو بجلی کا کام کرتے ہوئے کھمبے سے نیچے گر گئے جس کی وجہ سے کافی چوٹیں آگئی ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم غربی ربوہ کی خالہ کی بیٹی عزیزہ سائمہ نگہت بنت رانا رشید احمد صاحب عمر ۹ سال باب الابواب ربوہ تقریباً دو ماہ سے بیمار ہے۔ تین چار روز سے اپنڈکس کی درد میں مبتلا ہے۔ بچی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شفیع صاحب قاضی پہاڑنگ حال ربوہ مورخہ ۲۳۔ اکتوبر ۹۴ء بعمر ۷۰ سال بقضائے الٰہی سے وفات پاگئیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

خدام کی توجہ کیلئے

○ خدام بھائیو!

ماہ نومبر ۹۴ء میں آپ کے مطالعہ کے لئے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب

دافع البلاء

مقرر ہے اس کتاب کا اچھی طرح مطالعہ کریں اور روحانی خزائن سے اپنا دامن بھر لیں۔

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ تعلیم کے تحت سہ ماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ" ہے۔ مضمون ۳ تا ۵ فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں اس کے پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵۔ جنوری ۹۵ء ہے۔ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مقابلہ میں شریک ہوں۔ قائدین اور ناظمین سے بھی درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام سے مضامین لکھوانے کی کوشش کریں اور بروقت مرکز میں بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اعلان دارالقضاء

○ (امۃ الحی مرزا بابت ترکہ مرزا حمید احمد صاحب)

محترمہ امۃ الحی مرزا ۱۵۵ انفینٹری روڈ مصطفیٰ آباد دھرم پورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد مکرم مرزا حمید احمد صاحب ولد مرزا نذیر علی صاحب ساکن مکان نمبر ۷/۲۲ دارالعلوم غربی ربوہ بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ان کے کھاتہ نمبر ۲۶۴-۹/۶۱۶۲ میں ۱۱۹۶/۶۶ روپے موجود ہیں۔ یہ رقم محترمہ امۃ الولی صاحبہ بنت مرزا حمید احمد صاحب کو ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم مرزا حنیف احمد صاحب (بیٹا)

۲۔ مکرمہ امۃ الحی مرزا صاحبہ (بیٹی)

۳۔ مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ (بیٹی)

۴۔ مکرمہ امۃ الولی صاحبہ (بیٹی)

۵۔ مکرمہ بیوہ مرزا حمید احمد صاحب

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

"علم ایک طاقت ہے"

○ تمام زعماء کرام و ممبران مجلس انصار اللہ پاکستان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا مندرجہ ذیل ارشاد مبارک بار بار انصار کے سامنے پیش کر کے انہیں روحانی خزائن کے باقاعدہ مطالعہ سے اپنے علم و فضل میں ترقی کرنے کی تلقین کریں۔ حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں۔

"سب دوستوں کے واسطے ضروری ہے کہ ہماری کتب کم از کم ایک دفعہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ کیونکہ علم ایک طاقت ہے اور طاقت سے شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو علم نہیں ہوتا مخالف کے سوال کے آگے حیران ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۸)

اللہ تعالیٰ تمام انصار کو اپنے علم میں اضافہ کرتے رہنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ دسمبر ۹۴ء

کے امتحان کے نصاب میں کتاب ذوق عبادت اور کتاب حدیث پیاری باتیں شامل ہیں۔ سب انصار اس امتحان کی تیاری کے ذریعہ اپنے علم و فضل میں اضافہ کریں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان۔ ربوہ)

شکریہ احباب و درخواست دعا

○ محترم سید جواد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر اپنے عزیز و اقارب، کرمفرماؤں، مقامی بیرونی افراد، جماعتی وفود اور شاہ صاحب کے ساتھیوں اور خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ کی تعزیت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے بذریعہ فون اور خطوط اور گھر آکر تعزیت کی اور اہل خانہ کے رنج و غم میں شریک ہو کر ان کی ڈھارس بندھائی۔

بیگم سید جواد علی اور سید شمشاد علی ابن سید جواد علی شاہ اپنے اہل خانہ کی طرف سے اخبار الفضل کے ذریعہ ان تمام افراد کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم سید جواد علی شاہ صاحب کے درجات بلند کرے اور اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ماڈرن ایجوکیشن سکول کے تین بچوں کی کامیابی

○ خدا کے فضل سے پرائمری سکول کے امتحان وظائف منعقدہ ۱۹۹۴ء میں ضلع جھنگ کے تحت ربوہ کے تمام سکولوں میں ماڈرن ایجوکیشن سکول کے تین بچے عزیز مبشر احمد ناصر ابن فضل احمد شاہ، محمد سلطان ابن راجہ محمد افضل، فراز احمد ابن ریاض محمود باجوہ وظیفہ کے اہل قرار پائے۔

اللہ تعالیٰ ان بچوں کو یہ کامیابی مبارک کرے۔ آمین۔

(پرنسپل ماڈرن ایجوکیشن سکول ربوہ)

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے اعزازات

ضلعی علمی و ادبی مقابلہ جات ۱۹۹۴ء جو جھنگ میں منعقد ہوئے تھے ان میں گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبات نے درج ذیل اعزازات حاصل کئے۔ مقابلہ نعت خوانی میں عزیزہ سعدیہ مبشرہ بنت محمد جمیل صاحب جماعت دہم نے اول پوزیشن حاصل کی۔ مقابلہ مضمون نویسی میں عزیزہ شمسہ بنت ناصر احمد شمس صاحب نے دوم، فی البدیہہ تقریری مقابلہ میں عزیزہ عطیۃ العلیم بنت لطیف احمد جاوید صاحب جماعت دہم نے دوم مقابلہ جنرل کوئز میں ماریہ کنول بنت محمد انعام یوسف جماعت دہم نے اول مقابلہ سائنس کوئز میں عزیزہ مبشرہ طیبہ بنت نذر محمد صاحب جماعت دہم نے بھی اول پوزیشن حاصل کی۔

مجموعی طور پر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ نے ضلع بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

مزید برآں تیسویں قومی اتھلیٹکس چیمپئن شپ ۱۹۹۴ء جو جناح اسٹیڈیم اسلام آباد میں مورخہ ۲۶۔ ۲۷ جولائی ۱۹۹۴ء کو منعقد ہوئی جس کا اہتمام پاکستان پوکیس سپورٹس بورڈ نے کیا تھا اس میں بھی سکول ہذا کی طالبات نے حصہ لیا تھا جس میں عزیزہ شبانہ کوثر بنت عبدالعزیز صاحب جماعت ہشتم جیولین تھرو میں پہلی پوزیشن حاصل کر کے گولڈ میڈل نیز ۱۰۰۰ روپیہ ماہانہ وظیفہ کی حقدار پائیں۔ عزیزہ امۃ الہادی بنت الٰہی بخش صاحب جماعت دہم ریلے ریس دوم پوزیشن حاصل کر کے دو سلور میڈل نیز ۵۰۰ روپیہ ماہانہ وظیفے کی حقدار قرار پائیں جبکہ مریم صدیقہ جماعت ششم ۱۵۰۰ میٹر ریس میں تیسری پوزیشن حاصل کر کے کانسی کے تمغے نیز ۵۰۰ روپیہ ماہوار وظیفہ کی حقدار پائیں۔

اللہ تعالیٰ یہ کامیابیاں مبارک کرے۔

ادویاتِ حیوانات

ویٹرنری ڈاکٹرز اور سٹورز فری سیمپلز براہ راست ہمیں خط لکھ کر منگوائیں۔

منہ کھر، گل گھوٹو، تھنوں کی خرابی (سوزش ناڑ، گلٹی)، اخراج رحم (اوانس نکالنا) زہرباد دودھ کی کمی، ٹک، بندش، سرکن، اپھارہ، بانجھ پن اور واہ وغیرہ کیلئے بفضلہ تعالیٰ مؤثر ادویات اور لٹریچر مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے حاصل کریں۔

- اٹک: شفیق ویٹرنری کلینک نزد ملٹری ڈیری فارم چھوئی روڈ
- چکوال: نیو پنجاب ویٹرنری میڈیسن سٹور القادر مارکیٹ
- راولپنڈی: عظیمیہ دواخانہ جامع مسجد روڈ / ہسپتال روڈ
- رحیم یار خان: حرمین ہومیو سٹور بانو بازار
- سرائے عالمگیر: ڈاکٹر سید طفیل حسین شفاخانہ حیوانات
- فیصل آباد: شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار
- گکھڑ: راجہ میڈیکل سٹور
- قائد آباد: مبارک دواخانہ مین بازار
- لاہور: پاکستان میڈیکوز نور محل
- لیاقت پور: رحمان میڈیکل سٹور بکری منڈی
- ملتان: شبیر میڈیکل ہال حسین آگاہی روڈ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 / 04524-211283 فیکس: 04524-212299

احمد برادرز

فرج • فریزر • کوکنگ رینج • گیزر • واشنگ مشین • ہیٹر کیلئے

شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی

فون: 451030 / 424994

خبریں

ربوہ : 26 نومبر 1994ء
آج صبح سے بادل چھائے ہوئے ہیں۔
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 24 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تحریک عدم اعتماد کامیاب نہیں ہو سکتی۔ حکومت کو عوام کی بھرپور حمایت حاصل ہے۔ ہم اپنی مدت پوری کریں گے اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ پارلیمانی طرز عمل اپنائے۔ اپوزیشن کے عدم تعاون کے باعث خواتین کی نشستوں کی بحالی تعطل کا شکار ہے۔ اسمبلی میں دو تہائی اکثریت نہ ہونے کے باعث ہمیں انقلابی فیصلوں اور آئین میں ترامیم کرانے میں دشواری کا سامنا ہے۔ مشکلات کے باوجود حکومت نے مستقبل کی طرف پیش رفت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں کوئی بحران نہیں۔ ہم انتقامی کارروائی پر یقین نہیں رکھتے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکمرانوں کو سیاسی انتقام کی بھاری قیمت ادا کرنی ہوگی۔ اپوزیشن کے خلاف جھوٹے اور بوگس کیس بنائے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تحریک نجات جاری ہے اور یہ تحریک کی کامیابی کا اثر ہے حکمران بوکھلا اٹھے ہیں۔ اور جمہوری ہتھکنڈوں پر اتر آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں ۳۔ دسمبر کو ہونے والی کانفرنس میں پارلیمنٹ کی اپوزیشن جماعتوں کو مدعو کیا جائے گا۔ ایم کیو ایم کو بھی دعوت دیں گے۔ سندھ کے حالات درست کرنے کے لئے ایم کیو ایم کے کردار کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے فوج کے سربراہوں سے توقع ظاہر کی ہے کہ وہ بے نظیر بھٹو کے مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنے ادارے استعمال ہونے سے بچائیں۔ انہوں نے کہا کہ غیر معمولی فوجی معاملات جیسے کہ کراچی اور مالاکنڈ کے واقعات ہیں ان میں فوج کو ملوث کرنا بجائے خود فوج کے خلاف سازش ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر عدلیہ اور فوج سمیت ہر ادارے سے بدلہ لے رہی ہیں عدلیہ سے وہ اپنے باپ کا بدلہ لے رہی ہیں جہاں آج کل انصاف نہیں ملتا۔ اور فوج کے سر اپنی ناکامیاں تھوپ رہی ہیں۔

○ حکومت نے کہا ہے کہ اسیر ارکان کو ایوان میں لانے کے لئے حکومت خود عدالتوں سے رجوع کرے گی۔ سپیکر قومی اسمبلی اور سینٹ کے چیئرمین کی رولنگ کے بعد حکومت نے بحران سے نبٹنے کے لئے حکمت عملی وضع کر لی ہے۔ سپیکر اور چیئرمین کو باضابطہ طور پر اطلاع دی جارہی ہے۔ سینٹ کے اجلاس میں اٹارنی جنرل حکومتی موقف کی وضاحت کریں گے۔

○ بی بی سی نے پاکستان کے حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب اپوزیشن خود حکومت میں تھی تو کراچی کے حالات کو بہتر بنانے کے لئے اس نے کیا کیا۔ وہ وقت بھی جب کراچی سے لاشیں پنجاب پہنچ رہی تھیں۔ اپوزیشن کے اس مطالبے پر کہ قومی اسمبلی کا اجلاس کراچی میں بلایا اپوزیشن نے کہا کہ کل یہ بھی کہہ دیا جائے گا کہ "قومی اسمبلی" کا اجلاس چیچہ وطنی میں طلب کیا جائے" کیا کراچی میں اجلاس بلانے سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

○ پاکستان ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق چیئرمین مسٹر منیر احمد خان نے کہا ہے کہ بھارت کے پاس ۶۰ ایٹم بم بنانے کے لئے ۳۰۰ کلو گرام پلوٹونیم موجود ہے۔ بھارت پلوٹونیم کی مقدار میں سالانہ ۴۵ کلو گرام اضافہ کر رہا ہے۔ بھارت کے بلاسٹک میزائیلوں سے خلیج اور وسطی ایشیا کے ممالک بھی پریشان ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے پاس مناسب حفاظتی انتظامات نہیں ایٹمی حادثہ ہو سکتا ہے۔ بھارت کشمیر میں تحریک آزادی کچلنے کے لئے ایک ارب ڈالر سالانہ خرچ کر رہا ہے۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ بیرونی سرمایہ کاری سے پیدا کردہ بجلی ہر ایک نہیں خرید سکے گا۔ پیداواری لاگت بڑھ جائے گی۔ ہماری پانی کی ضروریات بھی بڑھتی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن عدم اعتماد لائی تو اسے شدید دھچکا لگے گا۔ وہ اپنے سارے پتے کھیل چکی ہے۔

○ فلسطینیوں کے سب سے بڑے مہاجر کیمپ میں متحارب فلسطینی دستوں کے درمیان تصادم کے نتیجے میں ۶۔ افراد ہلاک اور ۱۰۔ زخمی ہو گئے۔ فلسطینیوں کے درمیان اپنی تاریخ کی یہ شدید ترین جھڑپ تھی۔

○ لاہور کی عظمت اسلام کانفرنس جو شیعوں کا سب سے بڑا اجتماع تھی اس میں تحریک جعفریہ نے پیپلز پارٹی سے اتحاد ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ حکومت مستعفی ہو جائے۔ کانفرنس میں کہا گیا کہ ہم نے جمہوریت کی خاطر پیپلز پارٹی سے تعاون کیا لیکن اقتدار میں آکر اس نے منہ موڑ لیا ہے اب اسے ایسا دھچکا لگائیں گے کہ یہ اقتدار سے محروم ہو جائے گی ہم اپنی سیاسی قیمت وصول کریں گے۔

○ اپوزیشن کے خلاف "لیگل کریک ڈاؤن" میں سندھ کے ۲۱۷۔ سرکردہ افراد کے خلاف کیسوں کی تیاری کر لی گئی ہے۔ مسلم لیگ اور فنکشنل لیگ سمیت اپوزیشن کے اکابرین کے خلاف ڈاکوؤں کی پشت پناہی قرضوں آبیانہ کی عدم ادائیگی ایسے الزامات پر مبنی کیسوں کی تیاری جاری ہے۔ پنجاب کے بعد اب سندھ میں بھی شریف اور چوہدری فیملی کی طرز پر کارروائی ہوگی۔ حکومت اب جارحانہ حکمت عملی پر اتر آئی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر پاکستان اور بھارت کو ایک ساتھ دستخط کرنے چاہئیں۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں امن و استحکام کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

○ بیہاج میں سربوں کے خلاف ٹھوس جوابی کارروائی کے لئے فرانس نے امریکہ سے اتفاق رائے کر لیا ہے۔ دونوں ممالک کے وزرائے خارجہ نے ٹیلی فون پر ایک دوسرے سے بات چیت کی۔ دونوں ملکوں نے بیہاج کی صورت حال پر تشویش کا اظہار کیا۔ فرانس نے مطالبہ کیا ہے کہ محفوظ علاقے میں توسیع کا مطلب کیا ہے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ مسٹر ذوالفقار علی مگسی نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت سے ناراضگی نہیں ہے۔ اگر مجھے ضرورت ہو تو اسلام آباد جاتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ بلوچستان میں ابھی تک پیپلز پروگرام نظر نہیں آیا۔ جب ہو گا دیکھا جائے گا۔

داخلہ جاری ہے
الیکٹریشن۔ ریفریجریشن اینڈ ائیر کنڈیشننگ ٹریڈز میں داخلہ جاری ہے۔
بیکار رہنے کی بجائے ہُنر سیکھئے
آپکے کام آئے گا۔ مدت کورس 6 ماہ
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر منظور شدہ ربوہ

بہترین رزلٹ والا ڈش انٹینا
اب صرف 8 فٹ 5500/- 7000/- بمعہ مکمل سامان گارنٹی کیساتھ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 211274

ڈرمیکسو کریم
چنبل۔ خارش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ داغ دھبے کیڑا کاٹ جائے۔ چوٹ۔ جلد جل جائے غرض بفضل خدا جلدی عوارض کی بہترین کریم۔ اب ربوہ کے میڈیکل سٹورز سے بھی دستیاب ہے۔
تیار کردہ: بھٹی ہومیو پیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ
صبح ۱۰ تا ½۱ بجے ؛ شام 4 تا 8 بجے
دارالیمن وسطی صبح 8 تا ۱۰ بجے فون گھر:۔ 211186

ایک عدد فریج شارپ ۳۱۵ جاپانی ساخت فل سائز۔ تھری ڈور۔ نان فراسٹ۔
چالو حالت میں قابل فروخت ہے
قیمت بالمشافہ طے کی جاسکتی ہے
شیخ عبدالمنان مکان 4/41 گلی 3
فیکٹری ایریا ربوہ
فون: 211144

زرعی اراضی برائے فروخت
• فاصلہ ربوہ سے ۱۱ کلومیٹر رابطہ بذریعہ سڑک پختہ واقع موضع بخشش والا • 150 ایکڑ بہترین آباد پلاٹ ہر قسم کے جھگڑا سے پاک قبضہ موقع پر ساری زمین خود کاشت ہے • درخت قطاروں میں شیشم سمبل۔ سفیدہ وغیرہ • رقبہ قطعات کی شکل میں فروخت کیا جاسکتا ہے • ٹیوب ویل بجلی دو عدد پیٹر وغیرہ دو عدد چالو حالت میں کل ٹیوب ویل 4 عدد۔
رابطہ کیلئے صبح 7 تا ½9 بجے چوہدری مبارک احمد دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3 اس کے بعد اڈہ لالیاں احمد نگر (ولی محمد مارکیٹ) دوپہر 2 بجے تک فون: 04524 211785

خالص دیسی گھی سے تیار شدہ
اچھی صحت کا راز اچھی غذا
ہمارا تعاون۔ آپ کے خاندان
کی صحت کا ضامن
گلشن سویٹ اینڈ بیکرز
بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک
اقصیٰ روڈ ربوہ
تقریبات کیلئے مال آرڈر پر بھی سپلائی کیا جاتا ہے